عرسِ رضوی کے موقع پر
خصوصی پیش کش

مسلمانو! یہ ہیں امام احمد رضا

صفر ۱۴۳۸ھ
نومبر ۲۰۱۶ء

یٰسٓ اختر مصباحی
دارُالقلم، دہلی

متحدہ ہندوستان کی عظیم وجلیل دینی وعلمی شخصیات میں ایک ممتاز نام ہے:
ابوحنیفۂ ہند، امام احمد رضا، حنفی، قادری، برکاتی، بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ (وصال ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)
ہندو پاک و بنگلہ دیش کے ساتھ، دنیا کے بیشتر ممالک کے ''سَوادِ اعظم اہلِ سنَّت و جماعت'' کے درمیان آپ کے تعارف وتذکرہ کا دائرہ، وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔

اور آپ سے نسبتِ محبت وعقیدت کے نقوش، نمایاں سے نمایاں تر ہوتے جارہے ہیں۔

آپ کی ہشت پہلو شخصیت اور اَکابر و اَسلافِ اہلِ سنَّت کے مذہبِ قَوَیم وفکرِ اَصیل پر مشتمل آپ کے پیش کردہ اَفکار وتعلیمات کی درخشندگی وتابناکی عصرِ حاضر کی ایک مسلَّمہ حقیقت بن چکی ہے۔

پیش ہے آپ کی متعدِّد الجہات شخصیت اور فضل وکمال کا ایک اِجمالی تعارف جس سے آنکھیں، روشن اور دل، شادکام ہوجائیں۔

جسے ''امام احمد رضا'' کا رتبۂ بلند، آپ کا مَنصبِ رفیع اور آپ کی فیض بخش وجلوہ بار زندگی کا شاندار مُرقَّع دیکھنا ہو، وہ، مندرجہ ذیل حقائق کو، پیشِ نظر، رکھے۔

اور بصیرت کے ساتھ، ان کے ہر پہلو پر، غائرانہ نظر ڈالتے ہوئے آپ کی دینی وعلمی وروحانی عظمت وفضیلت ورفعت کو، تہِ دل سے خراجِ تحسین، پیش کرے:

قلب ونظر کی زندگی، دَشت میں صبح کا، سَماں
چشمۂ آفتاب سے، نور کی ندِّیاں، رَوَاں

مُتَّحِدَہ ہندوستان کی اَعَاظم واَکابر شخصیات اور طبقۂ عُلما میں ابوحنیفۂ ہند، امامِ اہلِ سُنَّت مولانا الشَّاہ **محمد احمد رضا، حنفی، قادری برکاتی، بریلوی**، اپنے علم ودانش، فکر وفہم، تَبَحُّر وتَفَقُّہ **بصیرت وفراست اور کمال وجامعیت، ہرلحاظ سے**

چودہویں صدی ہجری کے ممتاز وجلیلُ القَدر عالِم دین ومفسِّرِ عظیم ومحدِّثِ جلیل ومُتَکلِّمِ اسلام وفقیہ ومفتیِ اَنام وشیخ ومُرشِدِ تصوُّف وطریقت ومَدَّاحِ رسولِ مُکَرَّم، اور عاشقِ رسولِ مُعَظَّم ہیں۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصُحابِہٖ وَحِزُبِہٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِہٖ وَ مَشَائخِ مِلَّتِہٖ اَجُمَعِین۔

(۱) جن کا ترجمۂ قرآن (**کَنزُالاِیمان فِی تَرجَمَۃِ الْقُرآن**) اردو زبان کا سب سے جامع ومُستند ترجمہ ہونے کے ساتھ، ہندو پاک میں، سب سے زیادہ، شائع ہونے، اور ساری اردو دنیا میں، سب سے زیادہ، پڑھا جانے والا، مقبول ترین، ترجمۂ قرآن ہے۔

(۲) جن کی ہزاروں صفحات پر مشتمل، تحریرات وفتاویٰ میں، اَحادیثِ نبوی کی جَلوہ سامانی کتبِ حدیث کے حوالوں کی فَراوَانی، اور علمِ حدیث کے مختلف فنِّی پہلوؤں پر تحقیقی مباحث ومعارِف دیکھ کر، معاصِر عُلما وفُقَہا ومُحدِّثینِ کرام نے انہیں ''**اَمِیرُ الْمُؤمِنِین فِی الْحَدِیُث**'' قرار، دیا۔

(۳) جن کا مجموعۂ فتاویٰ، معروف، بہ ''**فتاویٰ رضویہ**'' (**اَلُعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ**) چودہویں صدی ہجری کے ''**ابوحنیفۂ ہند**'' کا، بےمثال ''**فتاویٰ ہندیہ**'' اور، اردو زبان میں، فقہِ حنفی کا شاہکار ''**فقہی اِنسائیکلوپیڈیا**'' ہے۔

(۴) جنھوں نے اپنے سفرِ حج وزیارت ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء کے دَوران، کرنسی نوٹ کے پیدا شدہ مسئلہ پر، **فَتُحُ الْقَدِیر** کا ایک فقہی جُزئیہ پیش کرکے، عُلما وفُقَہاے حرمین شریفین کا تذبذُب، دور کیا کہ:

''اس کی حیثیت، رسید نہیں، بلکہ، مال کی ہے۔''

جس کے بعد، عالَمِ اسلام کے سبھی عُلما وَفُقَہا وَمفتیانِ کرام، کرنسی نوٹ کے مال ہونے پر، شَرحِ صدر کے ساتھ، مطمئن اور متفق ہوگئے۔

(۵) جنھوں نے ۱۹۱۲ء میں، بمبئی وکلکتہ وغیرہ کے مسلم اہلِ دولت وثروت کو ''مسلم بینک'' قائم کرنے کا تحریری مشورہ، دیا۔

جب کہ: مسلم معاشرہ، بلکہ مسلم اَصحابِ علم واَربابِ فکر اور اہلِ حِرفت وصَنعت وتجارت کے ذہنوں میں،، بینک اور اس کے قیام کا، اُس وقت تک، کوئی تصوُّر بھی نہیں تھا۔

(۶) جنھوں نے جنگِ طَرَابلس (۱۹۱۱ء) وجنگِ بَلقان (۱۹۱۲ء) وحادثۂ مسجد، مچھلی بازار کان پور (۱۹۱۳ء) وتحریکِ خلافت (۱۹۱۹ء) وتحریکِ تَرکِ موالات (۱۹۲۰ء) وتحریکِ ہجرت (۱۹۲۰ء) کے دَوران، مسلمانانِ مُتَّحِدَہ ہند کی ہدایت ورہنمائی کے لئے شرعی اَحکام وحُدُود کی تفصیلات بتاتے ہوئے، ہر حال میں، اُنھیں شرعی اَحکام وحُدُود کی پابندی کی تلقین وتاکید پر مشتمل **نہایت وقیع وَاَہم اور فیصلہ کُن فتاویٰ، جاری کیے۔**

اور مسلم لیڈروں کی بہت سی بے اُصولیوں اور بے اِعتدالیوں کی نشان دِہی کرتے ہوئے
مسلمانانِ مُتَّحِدَہ ہند کو، ان لیڈروں کے تجاوُز و اِنحراف کے خطرناک نَتائج وعَواقِب سے
بَروقت، آگاہ، اور مُتنبَّہ کیا۔

(۷) جن کی بصیرت ودیدہ وَری اور دور اندیشی کا روشن نمونہ، یہ ہے کہ:

آپ ہی کے حکم کے مطابق، آپ کے خلیفہ، حضرت مولانا سید سلیمان اشرف، بہاری ثُمَّ علی گڑھی (متوفی ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء۔ مدفون علی گڑھ) صدر یار جنگ، نواب، حبیب الرحمٰن خاں، شیروانی علی گڑھی (متوفی ۱۹۵۱ء) کی دعوت پر، ۱۹۰۲ء میں علی گڑھ کالج سے بحیثیتِ استاذِ دینیات، منسلک ہوئے اور پھر، سالہا سال تک، شعبۂ علومِ اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے صدر کی حیثیت سے، عالمانہ عظمت ووَقار اور سربلندی وسرفرازی کے ساتھ، یونیورسٹی کی دینی وعلمی فضا اور ماحول پر، چھائے رہے۔

اِسی طرح، آپ نے ایک مکتوب کے ذریعہ، اپنے تلمیذ وخلیفہ، حضرت مولانا محمد ظفر الدِّین احمد قادری رضوی، عظیم آبادی (متوفی ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) کو، مدرسہ شمسُ الْھُدیٰ، پٹنہ (صوبہ بہار) کے بارے میں ہدایت فرمائی کہ: **اور، اس کا ہاتھ میں رکھنا، ضرور ہے۔''**

چنانچہ، آپ کے دو تلامذہ، مولانا محمد ظفر الدِّین احمد، قادری، رضوی، عظیم آبادی اور مولانا سید عبد الرَّشید، عظیم آبادی، **مدرسہ شمسُ الْھُدیٰ، پٹنہ کے مدرس ہوئے۔**

اور ایک مدت تک، مولانا محمد ظفر الدِّین احمد، قادری رضوی، عظیم آبادی **اس مدرسہ شمسُ الْھُدیٰ کے پرنسپل بھی، رہے۔**

(۸) جن کی نعتیہ شاعری (مشمولہ ''**حدائقِ بخشش**'') نے، مُتَّحِدَہ ہندوستان (موجودہ ہندو پاک وبنگلہ دیش) کی سرحدوں کو، عُبور کرتے ہوئے مختلف ایشیائی ممالک کے ساتھ یورپ وامریکہ وافریقہ وآسٹریلیا کی، نہ جانے کتنی اور کیسی کیسی مسلم آبادیوں کی فضاؤں کو اپنے رسولِ رحمت، مصطفیٰ جانِ رحمت (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم) کی نَوا سَنجی سے مَعْمُور کر دیا۔

اور جَذْب وتاثیر وَ رُجحانِ خَلق اور قبولِ عام کا، یہ عالَم ہے کہ:
اِس مَعْمُورۂ عالَم میں، اردو زبان کا کوئی منظوم سلام
اگر، آج، سب سے زیادہ، پڑھا جارہا ہے۔
کسی نغمۂ عشق کی گونج، بحر و بر کی وُسعتوں میں، سب سے زیادہ، سنائی دے رہی ہے
کسی تَرانۂ محبت کی لَے، عُشَّاقِ رسول کے کانوں میں، سب سے زیادہ، رَس گھول رہی ہے

جس سے روح میں اِہتزاز اور قلب میں وِجدانی کیفیت، طاری ہوجاتی ہے
تو وہ، یہ دل کش ودل آویز سلامِ رحمت اور تحفۂ اِخلاص وعقیدت ہے:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(۹) جنہوں نے، مُتَّحِدَہ ہندوستان کے طُول وعَرض میں، اپنی کتب ورسائل، اپنے خُلَفا وتلامذہ، نیز معاصِر عُلما ومشائخ کرام کے اِشتراک وتعاون سے دعوت واِصلاح وہدایت کا عظیم فریضہ، انجام دے کر، مسلمانانِ مُتَّحِدَہ ہند کے ایمان واسلام کی بنیادوں کو **مضبوط ومستحکم، اور، اُن کی فصیلوں کو، بلند وبالا کر دیا۔**

(۱۰) جنہوں نے عِلمی وعَملی طور سے، محبت واِطاعتِ نبوی وعشق واِتباعِ مصطفوی کے نقش ونگار کو، مزید، واضح وروشن کر کے، مسلمانانِ مُتَّحِدَہ ہند کے، ہر حلقے میں **پیغامِ عشقِ رسالت اور پیرویِ سنَّتِ رسولِ کریم** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّم) کو، عام سے عام تر، کرتے ہوئے، ذاتِ مصطفوی (عَلیٰ صَاحِبِھَا الصَّلوٰۃُ وَ السَّلام) کے ساتھ، سعید وصالح مسلمانوں کی نسبتِ غلامی کو، قابلِ رَشک ہَمواری واُستواری اور اِستحکام واِستقلال بخشا۔

(۱۱) جو، اپنی زبان وقلم کے ذریعہ، مسلمانانِ مُتَّحِدَہ ہند کے دلوں میں **مشاہیرِ اسلام وَ اَکابر واَسلافِ کرام کی شمعِ عقیدت واحترام کی لَو، تیز تر کر کے** اِنعامِ خداوندی سے سرفراز نُفوسِ قُدسیہ کے نُقوشِ قدم پہ، تاحیات گامزن رہنے کا **تاحیات، درس دیتے اور تلقین وتاکید فرماتے رہے۔**

(۱۲) جو، **سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ** (مارہرہ مطہَّرہ) و**سلسلۂ حقی** (دہلی) و**سلسلۂ عزیزی ولی اللّٰھی** (دہلی) اور **سلسلۂ فرنگی محل** (لکھنؤ) کی بے شمار دینی وعلمی وروحانی دولتوں، نعمتوں **وراثتوں اور روایتوں کے حامل وامین ہیں۔**

جن کے بارے میں عارف باللہ، حضرت، میاں، شیر محمد، شرق پوری، نقشبندی، اور، امیرِ مِلَّت حضرت سید جماعت علی شاہ، محدِّث علی پوری، سیالکوٹی، عَلَیْھِمَا الرَّحْمَۃُ وَالرِّضْوَان کو:
غوثِ اعظم، سیدنا عبد القادر جیلانی، بغدادی، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ نے
عالَمِ خواب میں بشارت دی کہ:
''ہندوستان میں ''احمد رضا'' میرے، نائب ہیں۔''

(۱۴) جنہیں، مارہرہ مطہَّرہ میں، خاتمُ الاَ کابِر، **سید شاہ آلِ رسول، احمدی، قادری برکاتی مارہروی نے، بوقتِ بیعت وارادت ہی، اِجازت وخلافت سے بھی، سرفراز فرمایا۔**

اوراسی مبارک موقع پر، اپنی زبانِ فیض ترجمان سے اِس خصوصی اِلتفات وعنایت کا اِظہار فرما کر، آپ کو، **بارگاہِ اِلٰہی میں پیش کیا جانے والا بیش قیمت "جنَّتی بَرکاتی تحفہ"** بنادیا کہ:

"اللہ تبارک وتعالیٰ، اگر، بروزِ قیامت، مجھ سے ارشاد فرمائے گا کہ:

آلِ رسول! میرے لئے کیا لائے ہو؟ تو مَیں، مولوی احمد رضا کو، پیش کردوں گا۔"

(۱۵) جن کی سَعادت وسرفرازی کے لئے مُرشدِ طریقت، حضرت خاتمُ الاَ کابِر، مارہروی کی بارگاہ سے "**چشم وچراغِ خاندانِ بَرکات**" کا خطاب، دیے جانے کا، بدستِ حضرت نورُ العَارِفین سید شاہ ابوالحُسَین احمد، نوری، مارہروی، "**بَرکاتی وثیقہ**" صادر ہوا۔

(۱۶) جنھیں، محدِّثِ اعظمِ ہند، حضرت مولانا سید شاہ محمد محدِّث اشرفی، کچھوچھوی (وصال ۱۳۸۱ھ) عَلَیۡہِ الرَّحۡمَۃُ وَالرِّضۡوَان نے فرمایا:

"اعلیٰ حضرت" عَلیٰ الۡاِطلاق، "امامِ اہلِ سنَّت" فِی الۡآفاق

مجدِّدِ دِماَۃِ حاضِرہ، مُؤَیِّدِ مِلَّتِ طاہرہ۔

(۱۷) جن کے وصال کا ٹیلی گرام (تار) کچھوچھہ مقدسہ پہنچنے سے پہلے ہی شیخُ المشائخ، حضرت سید علی حسین اشرفی، کچھوچھوی (وصال ۱۳۵۶ھ) نے فرمایا:

مَیں، فرشتوں کے کاندھے پر "**قطبُ الۡاِرشاد**" کا، جنازہ، دیکھ رہا ہوں۔"

(۱۸) جنہوں نے، **اسلامی تصوُّف وطریقت اور مَعمولاتِ اہلِ سُنَّت وجماعت کو** اپنی مدلَّل ومُستند تحریرات وفتاویٰ اورقوتِ استدلال کے ذریعہ، مزید علمی اِستحکام سے مُزَیَّن ومُوَثَّق ومُؤَیَّد کرتے ہوئے، سَوَادِاعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کو **مذہب ومسلک کا گہرا شُعور اور صحیح عرفان، عطا فرمایا۔**

(۱۹) جنہوں نے اپنے حق شِعار وحق نَواز وحق نِگار قلم کو، مسلسل، رَوَاں دَوَاں رکھتے ہوئے سَوَادِاعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کی ہمہ جہت رہنمائی کا گراں قدر اور قابلِ صدرَشک فریضہ، انجام دیا۔

(۲۰) جن کے فولادی ہاتھوں نے تائید ونُصرتِ حق واہلِ حق کے ہر مَرحلے میں باطل واہلِ باطل کے خوں آشام پنجے، مَروڑ کر، انہیں، ہزیمت وپسپائی پر، مجبور کردیا۔

(۲۱) جن کے رُسوخِ عِلم وفَن اور کمالِ مَہارت وعَبقرِیَّت پر، تقریباً، ایک ہزار

وَقیع اور گراں قدر **کتب ورسائلِ رضویہ**، مُنہ بولتا ثبوت اور شاہدِ عَدل ہیں۔

(۲۲) جو، پچپن (۵۵) علوم وفُنون سے زائد، متاعِ علم ودانش اور سرمایۂ فکر وفہم کے ساتھ **حدیثِ نبوی کے بَحرِ عمیق، ودَریائے تحقیق کی غَوَّاصی وجوہر شناسی**

اور، ذاتِ نبوی (عَلیٰ صَاحِبِھَا الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام) سے **وابستگی وشیفتگی ووَارفتگی میں**

عکسِ "**سِراجُ الۡھِند**" (شاہ عبدالعزیز، محدِّث دہلوی) و "**شیخُ الۡھِند**" (امامُ المُحدِّثین شیخ عبدالحق، محدِّث دہلوی) ہونے کے ساتھ، اپنی حکمتِ بالِغہ میں "**غزالیِ ہند**"

اپنی فِراست وبَصیرت وتَفَقُّہ میں "**ابوحنیفۂ ہند**"

اور، اپنی نعتیہ شاعری میں "حَسَّانُ الۡھِند" ہیں۔

(۲۳) جو، اپنے فَضل وکمال، زُہد وتقویٰ اور اِتِّباعِ سنَّت وشریعت کے ہر باب میں مُمتاز وفائقُ الاَقرَان، اور **مَرجعِ عُلما وفُقَہائے اسلام ہیں۔**

(۲۴) جن کا مسلکِ حق وصداقت اور سلسلۂ ذِکر وفکر، اپنے اَکابر واَسلافِ سَوَادِاعظم اہلِ سُنَّت وجماعت کے، سایۂ رحمت میں، اُن کے نُقوشِ قدم کی اِقتدا و اِتِّباع کرتے ہوئے اپنے عقائد واَفکار ومَعمولات میں، مکمل طور سے، ان کے ساتھ، مَربوط ومُنَظَّم اور ہم آہنگ ہے۔

(۲۵) جن کی ذاتِ قُدسی صفات، ہرزَاویۂ حیات وخدمات واَعمال میں

اپنے اَکابر عُلما وفُقَہا وصوفیہ ومشائخِ کرام کا، عکسِ جمیل ہے۔

(۲۶) جن کی مثالی شخصیت، خصوصیت کے ساتھ، **اِمَامُ الۡمُحَدِّثِین، بَرکۃُ اللہِ فِی الۡھِند** عاشقِ رسول، شیخ عبدالحق، حنفی، قادری، محدِّثِ دہلوی کے رُسوخِ علم واِستقامتِ دین، وکمالِ حکمت وبصیرت، اور مجدِّدِ اَلفِ ثانی، شیخ احمد، فاروقی، نقشبندی، سرہندی کی ہمت وجُراَتِ حق گوئی **وجذبۂ اِعلائے کلمۂ حق کی، اپنے دَور میں پَرتَو وَنمونۂ کامل، اور**

تعظیم وتقدیسِ رسالت پناہی (صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم) کی ایمان افروز مُہم **اور قافلۂ حق وصداقت کی، قائد وسالار رہے۔**

(۲۷) جن کی حیات وخدمات کے مختلف گوشوں پر، ہند وپاک کے خالص مذہبی حلقوں کی تحریرات ومضامین ومقالات اور رسائل وکتب کے علاوہ، ملک وبیرونِ ملک کی متعدد یونیورسٹیوں کے ریسرچ اِسکالروں نے، اپنے مقالاتِ تحقیق (ایم، فِل۔ و۔ پی، ایچ، ڈی) کی حوصلہ اَفزا قطار کا، ایک گراں قدر اور قابلِ اِفتخار سلسلہ، قائم کر رکھا ہے۔

چنانچہ، ہندو پاک کے علاوہ، جامعہ ازہر، قاہرہ، مصر سے کولمبیا یونیورسٹی، امریکہ تک، جو، مقالاتِ تحقیق لکھے اور یونیورسٹیوں کی طرف سے منظور کیے جاچکے ہیں، اُن میں:

پی ایچ ڈی کی تعداد، تقریباً، چالیس (۴۰) اور، ایم فِل کی تعداد، پندرہ (۱۵) کے لگ بھگ ہے۔

(۲۸) جن کے عظیمُ المرتبت خُلفَا وتَلامِذہ نے متحدہ ہندوستان کے طُول وعَرض میں اپنے درس وتدریس، وعظ وخطابت، اِصلاح وہدایت، بیعت واِرشاد اور دعوت وتبلیغ کی برکت سے بے شمار مسلم آبادیوں کو، فیض یاب وسَیراب کیا۔

(۲۹) جن کے نام کی نسبت سے ہندو پاک و بنگلہ دیش کے طُول وعَرض میں سیکڑوں مدارسِ اہلِ سُنَّت ''**رضوی مدارس**'' کی حیثیت سے مصروفِ تعلیم وتعلُّم ہیں۔

(۳۰) جن کی وَقیع، دینی وعلمی خدمات اور تجدیدی کارناموں کی تائید وتحسین کرتے ہوئے عُلماے عرب وعجم نے، انہیں ''**چودہویں صدی ہجری کا مُجَدِّد**'' قرار، دیا۔ **فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذٰلِک**۔

ابو حنیفۂ ہند، امام احمد رضا، حنفی، قادری برکاتی، بریلوی کے مَحاسِن وکمالات اور مَآثِر وخدمات کا دائرہ، بے حد وسیع اور ہمہ گیر ہے۔

جن میں، آپ کی صَلابَت واِستقامتِ دینی وعشقِ رسول وَاِتِّباعِ سُنَّت وشریعت اور تفقُّہ واِفتا کو، نمایاں مقام، حاصل ہے۔

اِسی طرح، رَدِّ فِرَق وَاَحزَابِ باطِلہ میں بھی، آپ کی تحریری وقلمی خدمات، اپنی مثال، آپ ہیں۔

امام احمد رضا، حنفی، قادری برکاتی، بریلوی، قُدِّسَ سِرُّہٗ نے خود اپنے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے، اُسے ذیل میں پڑھ کر، آپ کی خصوصیات وصفات، اَظْھَر مِنَ الشَّمْس ہوجاتی ہیں۔

اپنی دینی وعلمی مجلس میں، امام احمد رضا، بریلوی، قُدِّسَ سِرُّہٗ نے ایک بار، ارشاد فرمایا کہ:

''بِحَمْدِ اللّٰہ! اگر، میرے قلب کے، دو ٹکڑے کیے جائیں
تو، خدا کی قسم! ایک پر لکھا ہوگا:
لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ۔ دوسرے پر، لکھا ہوگا: مُحَمَّدٌرَّسُولُ اللّٰہ۔

(ص ۶۲۔ **اَلْمَلْفوظ**، حصہ سوم۔ وص ۱۰۴۔ **حیاتِ اعلیٰ حضرت**، حصہ اول۔ مطبوعہ رضا اکیڈمی، بمبئی)

ہاں! یہ، وہی ''احمد رضا'' ہے جس کا قلب، کلمۂ اسلام کا گنجینہ اور عشقِ رسالت کا مدینہ جس کا سینہ، علوم ومعارف کا خزینہ اور جس کا قلم، حق وہدایت کا سفینہ ہے۔

ہاں! یہ، وہی ''احمد رضا'' ہے جو، نسبتِ رسول کے ادب واحترام کا درس دیتا

اور، زندگی بھر، اس ادب واحترام کے نمونے، پیش، کرتا رہا۔

ہاں! یہ، وہی ''احمد رضا'' ہے جس نے طوفانوں کی زَد پر، تقدیسِ رسالت وتعظیمِ نبوت کی جو، تحریک اُٹھائی تھی، اُس نے عشق وعرفان کی ایسی موسلا دھار بارش برسائی

جس سے کشورِ ہند ہی نہیں، بلکہ مختلف اَقصاے عالم تک کی سرزمین، جَل تَھل ہوگئی۔

عشق کی سرفرازی کا، یہ کتنا عظیم نمونہ ہے کہ:

ہندو پاک ہی نہیں، ساری دنیاے اردو کے گلی کوچے، یک زبان ہوکر، زَمزمہ خواں، بن گئے ہیں:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ہاں! یہ، وہی ''احمد رضا'' ہے جس کا اسمِ گرامی، عصرِ حاضر میں، اہلِ سنَّت کا سکونِ قلب اور، راحتِ جاں، بن چکا ہے۔

اور، صبح وشام، اُن کی زبانیں، اِس عاشقِ رسول کے ذکر سے شاد کام، ہورہی ہیں۔

آفاق میں پھیلے گی، کب تک، نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے، پیغام، صَبا، تیرا

> استاذُ العُلما، حضرت مولانا ابوالبرکات، سید احمد قادری، شیخ الحدیث، مرکزی دارالعلوم حزبُ الاحناف لاہور (وصال ۱۳۹۸/۱۹۷۸ء) فرماتے ہیں:
>
> ''جب، اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ کی عمر شریف، پچاس (۵۰) برس ہوگئی۔ تو آپ نے **اپنی تمام تر توجہ، تصنیف وتالیف کی طرف، پھیر دی۔ اور فرمایا**
>
> **''ایک دَور، یعنی نصف صدی، گذر گئی۔ اب، ہمیں بھی اپنی عادت میں، تبدیلی کرنی چاہیے۔''**
>
> **چوں کہ لوگ، تحریر سے زیادہ، اِستفادہ کرتے ہیں، اِس لئے اعلیٰ حضرت تقریر کی، بہ نسبت، تحریر کی طرف، زیادہ توجہ، فرمایا کرتے تھے۔''**
>
> (ص ۲۴۔ ''**یادِ اعلیٰ حضرت**''۔ مؤلَّفہ: مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری۔ مطبوعہ: مکتبہ قادریہ۔ لاہور)

یٰسٓ اختر مصباحی
دارُ القلم، قادری مسجد روڈ
ذاکر نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵
موبائل نمبر: 09350902937
ای میل: misbahi786.mk@gmail.com

مؤرخہ
۲۱ر صفر المظفر ۱۴۳۸ء
۲۲ر نومبر ۲۰۱۶ء